

<p>۴۱ اس طرح نبی کے کتنا تھا وہ پورا انہوں نے اور سب سے پہلے اور انہوں نے اس میں جو کچھ موجود تھا وہ سب اس میں</p>	<p>۴۲ تھو کو پکا توڑی کی جیت نے اس کی بہ کھو گیا اور کتنا برباد میں جی ہوں مجھ پر رضی بی ان کی ایسا اور اس مصیبت کا کبھی</p>	<p>۴۳ بنا صغیر نے نہ سب کچھ کاتبی بار بخت ہو انجام چو کہ با با بنین ہرگز ہو سکے جگہ کو ایسا مہر اور کھو گیا</p>
<p>شاہ دین اٹھے یہ سکر خاطر کے پاس سے آہ اک ٹھنڈی بھری صغیر کے زخاں سے</p>	<p>کسطح کھرو کلام بھر بھر سکا ہمیں یہ سفر وہ ہر کہ میں موقوف کر سکتا ہوں</p>	<p>چھٹے گھر میں نہ سامان سواری کیجئے دختر بیمار کی تیمسار داری کیجئے</p>
<p>۴۴ حضرت علیؑ کے لئے کتنا شہر یوں علیؑ کے لئے کتنا شہر ایجا جانے غافل رہا ان</p>	<p>۴۵ اس سفر کی تو مجھے در خور سال کی اور یہ مہلکی اور اسے کھینچ کر تو کھینچ کر اور اسے کھینچ کر</p>	<p>۴۶ بیا صاحب کو ہرگز نہ فرما دیکھو کہ کبھی نہ ہو سکتا چھٹے گھر میں نہ سامان سواری کیجئے دختر بیمار کی تیمسار داری کیجئے</p>
<p>حضرت قاسمؑ بھی فرمائی سرور کلمات رہو ہر دم راہ میں مادر کے اپنے ساتھیات</p>	<p>مت تصور کرو آسان یہ سفر پیر کا سکے کسطح ہو ہو لکھا تقدیر کا</p>	<p>منصفی فرمائیے یہ بھی کوئی سامان پر شدت تپ ہو مجھے تگو سفر کا دھیان پر</p>
<p>۴۷ حضرت زینبؑ کے لئے کتنا شہر فاطمہؑ کے لئے کتنا شہر ایجا جانے غافل رہا ان</p>	<p>۴۸ بہ سامان کو کس کا چاہیے خالق کو جو جان کا روز کیا چاہیے میرا جگہ کا تو مال دوزر کیا چاہیے نفس حق مجھے راہ بر کیا چاہیے</p>	<p>۴۹ تو کس سفر کو دیکھئے عریان خوف تپ جگہ کا تو کس کا چاہیے دیکھو کہ کبھی نہ ہو سکتا چھٹے گھر میں نہ سامان سواری کیجئے دختر بیمار کی تیمسار داری کیجئے</p>
<p>ہر بہت پیاری یہ بیٹی مجھ نہ مظلوم کو راہ میں ایذا نہ کچھ ہو اس می معصوم کو</p>	<p>نہ مجھے لشکر نہ سامان اب کوئی دگر فصلی امت کی اور حق کی خوشی کا</p>	<p>میرا کتنا مانے گھر سے نہ حضرت ہر بہت پیاری یہ بیٹی مجھ نہ مظلوم کو راہ میں ایذا نہ کچھ ہو اس می معصوم کو</p>

کلمات مرثیہ دگر

۲۷۴

جلد اول

<p>۱۱۷ فاطمہ روئی تھی کہ کر سیتاں دو غم حکمت آبارت معین بلینچم خصت صغریٰ کی کیا کوں چم مے وہ بجاوے تھی تو ای کی کوں</p>	<p>۱۱۸ خطے تیاں و چیتے جی جان تو کی نقہ تصویر کے ماننا جو ان کو کی غم سے دہوئی بوجوال پان کی میں اس نام غم غربت کی مایاں کی</p>	<p>۱۱۹ بے تاب صغریٰ سب تقریباً سطح مین کہنے کی گائیکت آہ کیسے مین قہرے فرمایا کرنا پینچ اس وقت مین چھ فرمایا کی چھو</p>
<p>لگتی تھی رو رو گلے ایک ایک کے بچان سچ مین توفیق تھی گرو ساری میدان</p>	<p>بولی مین بیمار اور جاتے مین بابا چھو کر قرودہ باور مگر عین کی چلا تھو مو کر</p>	<p>فاطمہ کبریا پھوچی کے اور سیتاں کے سات مجبو کے ساتھ بھلاو گے شایینڈا</p>
<p>۱۲۰ زینب و فاطمہ جہاں سے لگائی تھیں سرا نور و عین ایسے عین چم تھی تو غم کی مایاں زود چو عیاش تھی رو مین صغریٰ</p>	<p>۱۲۱ بے تاب صغریٰ کی کوں چھو کوئی نہ کہے مین مین عین کوئی نہ کہے مین مین عین کوئی نہ کہے مین مین عین</p>	<p>۱۲۲ تھی تو غم کی مایاں سرا نور و عین ایسے عین چم تھی تو غم کی مایاں زود چو عیاش تھی رو مین صغریٰ</p>
<p>فاطمہ کبریا تھی صغریٰ کو دھار مین کے پری تھے ہاتھوں سے کہ تھی بلا مین کے پری</p>	<p>بابا کس مین پکاروئی کے سر و ضر کس مین بھائی کس مین کس مین صغریٰ</p>	<p>با تو مجھ کو و بھاب با در مخزون کے سات یا چھو بھی کلثوم کے باز بختوں کے سات</p>
<p>۱۲۳ انقرض اور خشت کے مین مکھو مین بھیاں کے مین آئے جب مین سے خشت کے مین کس مین صغریٰ حالت مین</p>	<p>۱۲۴ نقہ عیاش کی کوں چھو بے تاب صغریٰ کی کوں چھو نقہ عیاش کی کوں چھو بے تاب صغریٰ کی کوں چھو</p>	<p>۱۲۵ سطح مین سے بولا سر و الی میں بھائی اور اس وقت بھائی ساتھ تو مانی کا دے بار بست بھائی میں سے کہتے بل و صغریٰ اور اور</p>
<p>جب لگایا شاہ نے چھاتی سے اس دگر کو ہمک ہی حسرت سے صغریٰ صورت شویر کو</p>	<p>دوری کبریا سیتاں مین بھلا مین مین کس کو آیا کہ پکاروئی کے پری مین</p>	<p>ہوئی ہر سب گھر سے اب جو دوری غم دکھے تھے اس غم مین صغریٰ فاطمہ</p>

کلمات مشہورہ دیکھیں

<p>۲۷۵          غوراً اور بڑھ کر دیکھو          جو جو خفا میں ہے وہی          کبھی کبھی صغیر کا          غور سے دیکھو          کبھی کبھی صغیر کا          غور سے دیکھو</p>	<p>۲۷۶          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو</p>	<p>۲۷۷          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو</p>
<p>دیکھتی تھی جبکہ خالی جاے عباس علی          بیٹ کر کتنی تھی وہ سرتے عباس علی</p>	<p>ولی درنگ کی ہوں جب طور حسرت کے لیے          یونین ہستی آؤں استقبال حسرت کے لیے</p>	<p>کاشن بابا کے قدم پر جائے سیر جان بگل          سنا ہوے پوری جاہن سب مان بگل</p>
<p>۲۷۸          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو</p>	<p>۲۷۹          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو</p>	<p>۲۸۰          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو</p>
<p>جانی اصغر میں ملی ہر وقت سیر جان بگل          ہاے یہ ایذا سفر کی اور وہ نادان بگل</p>	<p>جب تاک کی سواری کا جبار اختیار          طبع سے تھا اسی جا پر خیال سکارا</p>	<p>دوری بابا میں ہوگی میری کیوں بڑگی          دوری جیتی تو مرنے سے ہر بد تر زندگی</p>
<p>۲۸۱          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو</p>	<p>۲۸۲          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو</p>	<p>۲۸۳          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو          آج میں صورت بولی ہو</p>
<p>ایک دن جون ہوئی مسکو تیرب میں خبر          کر بلا سے فاطمہ صغیر کا آبا بگل</p>	<p>حجرہ شہ میں بولی شاہ دین کیا ہو گیا          اس کا خالی ہر تو تیرا کہین کیا ہو گیا</p>	<p>اس طرح بیٹی کو سمجھا کر کے نہ گھر سے چلے          اشک صغیر کے ایدم دیدہ تر سے چلے</p>

<p>۳۲۲          نکلے قاصدہ قاصدہ بابا کی شہادت کلایاں          گھڑن آئی تھی باخاطر ناشادوں          اس طرح روتی وہ بابا بھگوان          گئے سہ اور روتی تھی بی بی خستہ</p>	<p>۳۲۳          فاصدہ اٹھا بون اس کے لئے کلایاں          خاموش تھی غم و غم میں          جھپٹی پرونا بڑی بن چاٹھیں          تڑپتی تھی بی بی بوجھ میں</p>	<p>۳۲۴          مادریہ کے ہونے کو جان لیاں          نانی صاحب کو کون نہ جانتا          پورا قاصدہ بڑا اسکو لادو پیریاں</p>
<p>ان کرمان فاطمہ کی دل و دہی دیکھے          اور سیری خرد سالی کی تھی دیکھے</p>	<p>جوش گریہ سے جب اسکی غیر حالت ہوگی          بولا صغیر تیرے بابا کی شہادت ہوگی</p>	<p>جلد جاؤ جو نہ غم سے میری حالت غیر ہو          دل دھرتا ہر مرا میرے پد رکی خیر ہو</p>
<p>۳۲۳          جانی آواز صغیر اور شہادت          آواز صغیر کو جلا لون پھرین          آواز عباس الکیا رتھی تم کو          آواز قائم پڑا پورا شہادت</p>	<p>۳۲۴          باسے بی بی کیا کیوں شاکہ ہوگی          وہ نمازی عجبہ خالق کے اندر ہوگی          قائم ناشاد عباس دلاو گیا          اس کے لئے وہ صغیر کی بیباک ہو گیا</p>	<p>۳۲۵          فاطمہ کو شہادت سے قاصدہ لایا          اس کے لئے صغیر تھی لگی پوچھو          اس طرح بی بی بڑا کس طرح جانی</p>
<p>پھر یہ کہتی دل سے او صغیر سنانی ہو          آنے والے حیل سے یہ تم بلاتی ہو</p>	<p>سب کے لئے باقی چو اک سجادہ          وہ غل و زنجیر میں باخاطر ناشادہ</p>	<p>کس طرح اکڑ علی ہو کس طرح صغیر علی          کس طرح دونوں پوچھی میں کس طرح لہان</p>
<p>۳۲۲</p>		
<p>جس طرح روتی تھی وہ بابا کو با آہ و فغان          ہاے بابا ہاے بابا کہتی تھی وہ ہر زمان</p>	<p>آگے حال فاطمہ مجھ سے نہیں ہوتا بیان          زینت بھرون جگر تھا اسکی آنکھوں سے وہ ان</p>	
<p>حال تھا صغیر کا جیسا ماتم شہ سے          وہ بیان ہوتا نہیں ہرگز اب اسن لگی سے</p>		